OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0119, PP: 376-391

خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی (2018-1933) کی دینی، سیاسی اور اصلاحی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Religious, Political and Reforming Services of Khatib Hazara Maulana Shafiqul Rehman Qureshi (1933-2018)

Published: 31-12-2021
Accepted: 25-11-2021
Received: 25-09-2021

Hafiz Abdullah Haroon
Ph.D Scholar, Department Of Islamic & Religious Studies,The University Of Haripur,Kpk,Pakistan
Email: hafizabdullahharoon9@gmail.com

Muhammad Ajmal Khan
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: ajmal13101@gmail.com

Asia Mukhtar
Ph.D Scholar,Department of Islamic Studies University of Lahore.
Email: gasia902@gmail.com

Abstract

In the reform and political efforts in the subcontinent, the name of the land of Hazara began to be taken seriously when Syed Ahmad Shaheed and his caravan turned towards it and got involved in a bloody battle at Balakot and martyred. Allama Anwar Shah Kashmiri also knelt before the high-ranking scholars of the Hazara, which is a testament to the scholarly influence of the local scholars here. Maulana Shafiq-ur-Rehman Hazarawi is one of the most respected scholars in the field of scientific and reforming services in Hazara region. He has rendered invaluable services in the field of religion, politics and reform, for a period of half a century, which need to be brought to the fore so that his services can transcend regional constraints and reach out to people from different regions. This article concludes that Qadianism failed to establish itself in the city of Abbottabad due to his efforts though he had to endure the hardships of imprisonment while facing the tribulation of Qadianism. Due to him, religious awareness was awakened in the public of Abbottabad and the people got an

unexpected blessing in the form of Darul Iftaa for the Shariah solution of their problems in their city.

Keyword: *Reform, religious, services, Qadianism, darul ifta, Abbottabad, Hazara region*

تعارف:

برصغیر پاک و ہند میں اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت میں حصہ لینے والے علماء کرام کے سوانحی احوال اور ان کی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ اسلامی ادبیات کا ایک زریں گوشہ ہے جس پر ہر دور کے صاحبِ قلم افراد نے طبع آزمائی کی ہے۔ مختلف علاقائی پس منظر رکھنے والے علماءِ کرام کی خدمات کا مشترکہ پہلو اسلامی تعلیمات کی ترویج کے لئے تعلیمی، سیاسی اور اصلاحی میدان میں کاوشیں رہی ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے دیگر علاقوں میں ہونے والی اصلاحی و سیاسی کاوشوں میں سرزمینِ ہزارہ کا نام اس وقت شد و مد سے لیا جانے لگا جب سید احمد شہیدؒ اور ان کے کاروان نے اس جانب کا رخ کیا اور بالاکوٹ کے مقام پر ایک خون ریز جنگ میں جامِ شہادت نوش کی۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ جیسی عبقری شخصیت نے بھی سرزمینِ ہزارہ کے بلند مرتبت علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا جو یہاں کے مقامی علماء کے علمی رسوخ پر بین دلیل ہے۔

سرزمینِ ہزارہ میں علمی و اصلاحی خدمات کے سلسلہ کو جاری رکھنے والے علماءِ کرام میں ایک معتبر نام مولانا شفیق الرحمٰن ہزارویؒ کا ہے جن کی خدمات نصف صدی کے طویل عرصہ پر محیط ہیں۔ اس طویل عرصہ کے دوران آپ نے دینی، سیاسی اور اصلاحی میدان میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں جن کو منظرِ عام پر لانا اس لئے ضروری ہے تاکہ یہاں کے علماءِ کرام کی خدمات علاقائی محدودیت سے نکل کر مختلف علاقوں اور ممالک سے وابستہ اہلِ علم کے سامنے آسکے۔

بنیادی سوال تحقیق:

خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی کی دینی، سیاسی اور اصلاحی خدمات کیا ہیں؟

منہج تحقیق:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشیؒ کے سوانحی احوال اس مقالہ کا حصہ نہیں ہیں کیونکہ اس پر ایک مفصل مضمون ششماہی "الضحیٰ" کے جون 2021ء کے شمارے میں شائع کیا جا چکا ہے۔ یہ مقالہ بنیادی طور پر تین مباحث پر مشتمل ہے۔ پہلا مبحث مولانا شفیق الرحمٰن قریشیؒ کی دینی خدمات پر مشتمل ہے جس میں آپ کی مختلف تحریکوں سے وابستگی اور فعال کردار کا تذکرہ ہے۔ دوسرا مبحث آپ کی سیاسی خدمات سے متعلق ہے جس میں آپ کی جمیعت علمائے اسلام (ف) سے سیاسی وابستگی کا تذکرہ کیا گیا ہے نیز جمیعت کے مختلف عہدہ داروں کے آپ کے بارے میں تاثرات کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے مبحث میں آپ کی اصلاحی خدمات کے مختلف گوشوں کو آشکار کیا گیا ہے نیز آپ کی خدمات کے بارے میں پاکستان کی مختلف سیاسی اور سماجی شخصیات کے تاثرات بھی اس مبحث کا حصہ ہیں۔

مولانا شفیق الرحمٰن قریشیؒ کی سوانحِ حیات پر اب تک کوئی باقاعدہ کتاب موجود نہیں ہے اس لئے ان کی خدمات کو مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں شائع ہونے والے مضامین سے اخذ کیا گیا ہے نیز ان کے رشتہ داروں اور تلامذہ سے انٹرویو کے بعد

حاصل ہونے والی معلومات بھی اس مقالہ کا ایک اہم حصہ ہیں۔

مبحثِ اول: دینی خدمات

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے دینی و مذہبی خدمات کے اعتبار سے ہزارہ ڈویژن میں نہا یت اہم کردار ادا کیا اور زندگی بھر دینی تحریکوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور دینی تحریکوں کی سرپرستی بھی کی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تحریک نظام مصطفٰی:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ 1958ء میں جب رحمانیہ مسجد کیہال ایبٹ آباد کے خطیب مقرر ہوئے تو مسجد کی انتظامیہ میں اقبال خان جدون (سابق وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا) بھی شامل تھے۔جب 1977ء میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے خلاف قومی اتحاد کی تحریک شروع ہوئی اور ملک بھر میں لوگ انتخابات میں دھاندلی کے خلاف اٹھ کھڑے ہو ئے اور ملک پاکستان میں مختلف سیاسی، سماجی، مذہبی اور دینی جماعتوں نے حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک بھی شروع کر دیں۔ جسمیں ملک پاکستان کی مذہبی شخصیات نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس تحریک کو تحریک نظام مصطفٰی کا نام دیا گیا۔ صو بہ خیبر پختونخوا میں بھی یہ تحریک اس وقت عروج پر تھی۔اور ڈویژن اور ضلعی سطح پر بھی قومی اتحاد کی ارکان سازی کی گئیں ۔ضلع ہزارہ کے انتخابات میں متفقہ طور پر مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو ضلعی صدر منتخب کیا گیا۔اس دور میں مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ ایک شعلہ نوا خطیب، حق گو عالم دین اور مجاہد بے باک کے طور پر قائد بھی مشہور تھے۔اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ضلع بھر میں اس تحریک میں عوام الناس بھی جذبہ اخلاص کے ساتھ شامل ہوئی اور ضلع ہزارہ میں مختلف اوقات میں جلسے اور جلوس بھی ہوئے۔ جسمیں دینی، سماجی اور سیاسی لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا اور ان تمام شخصیات نے ملک پاکستان میں نظام مصطفٰی کے قیام کے لئے زبردست تقریریں بھی کیں۔ان جلسوں اور پروگراموں میں ضلع ہزارہ کی عوام نے دل کھول کر قومی اتحاد کے قائدین کا ساتھ دیا۔اور ہر مشکل گھڑی میں اس تحریک کے قائدین کے ساتھ کھڑے رہے۔جب مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو قومی اتحاد ہزارہ کا ضلعی صدر منتخب کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دن رات محنت و مشقت سے مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر جلسے منعقد ہوئے اور لوگوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں یہ تحریک کافی حد تک ضلع ہزارہ میں کامیاب بھی ہوئی تو مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو کافی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ قومی اتحاد کے صدر منتخب ہوئے اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد رحمانیہ کیہال ایبٹ آباد کے امام وخطیب بھی تھے اور مسجد کی انتظامیہ میں اقبال خان جدون بھی شامل تھے۔اقبال خان جدون اُس وقت صوبہ سرحد کا وزیر اعلیٰ بھی تھے۔اقبال خان جدون اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات میں بھی کافی حد تک اختلاف تھا۔کیونکہ اقبال خان جدون اس وقت حکومت کا حصہ بھی تھے اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ قومی اتحاد کے صدر ہونے کی وجہ سے حکومت وقت کے خلاف بلا جھجک بولا کرتے تھے۔جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کی انتظامیہ سے نظریاتی اختلاف کافی شدت اختیار کر گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جون 1977ء کو جامع مسجد رحمانیہ سے مستعفٰی ہو کر مکی مسجد کیہال کے باقاعدہ طور پہ خطیب مقرر ہوئے۔لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تحریک

میں پھر بھی ہمیشہ کی طرح بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔[1]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو جب قومی اتحاد کی تحریک کا ضلعی صدر منتخب کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی حکمت عملی کے ساتھ اس تحریک کو آگے بڑھایا۔ اور کلمہ حق ہمیشہ حکمت و دانائی کے ساتھ کہا۔ تحریک ختم نبوت میں ملک بھر میں علماء کرام کی گرفتاریاں بھی عمل میں لائی گئی اور جلسہ جلوس کرنے والوں پر لاٹھی چارج بھی کی گئی۔ 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑھ چڑھ کے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حصہ لیا جس کی پاداش میں گرفتار ہو کر ہری پور میں پابند سلاسل ہوئے۔ ہری پور جیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا فضل الرحمٰن کی معیت حاصل رہی۔

26 مارچ 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ گرفتار ہو کر پہلے ایبٹ آباد جیل اور دوسرے دن ہتھکڑی پہنا کر تحریک کے گیارہ افراد کو سنٹرل جیل ہری پور پہنچایا گیا۔ اس گرفتاری اور مکمل سفر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کے قریبی دوست مولانا ولی الرحمٰن بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ اس جیل میں تحریک نظام مصطفیٰ کے قائد مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اسی جیل میں لایا جا رہا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خوشی کی انتہاء نہ رہی۔ چنانچہ ان کو ہری پور جیل پہنچا دیا گیا۔ یکم اپریل 1977ء کو نماز جمعہ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی تو اس موضوع پر علماء کے مابین جیل میں نماز جمعہ کے جواز اور عدم جواز پر ایک فقہی بحث چل رہی تھی۔ مفتی صاحب نے اپنے بیان کا موضوع اسی مسئلہ کو رکھا اور فقہ کی مشہور کتاب شامی کا حوالہ دیتے ہوئے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اس مسئلہ پر اختلاف کی ایسی وضاحت فرمائی کہ مسئلہ واضح ہو گیا اور کسی کو بھی جواز میں شبہ کی گنجائش نہ رہی۔ 8 اپریل کے جمعہ میں مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے جہاد کے موضوع پر تفصیلی بات کی۔ 15 اپریل کے جمعہ میں مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین اور صبر و استقلال کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ملک پاکستان کے علماء کرام کے ساتھ قید و بند کی صعوبتیں کاٹیں۔ ہری پور سینٹرل جیل میں مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ علماء کرام کو مشکوٰۃ شریف اور ہدایہ کا باقاعدگی سے درس دیا کرتے تھے جس میں علماء کرام کے علاوہ عام قیدی بھی شرکت کیا کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس حدیث سے مستفید ہوتے تھے۔ عوام کے لئے درس حدیث کے علاوہ سیاسی مجالس بھی ہوتی تھی۔ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک نظام مصطفیٰ میں کل 65 دن اسیری میں گزارے۔

اسیران تحریک کے بڑے بڑے علماء، فضلاء، سیاستدان ریڈیو اور اخبارات کی خبروں کے متعلق ملکی ذرائع کی مایوسانہ خبریں سن کر مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچتے مگر مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ ان کو مطمئن کر کے واپس بھیج دیتے۔[2]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) پر سابق صدر ایوب خان کے دور میں مسلسل 6 ماہ تک زبان بندی حکومت وقت کی طرف سے کی گئی۔[3] اس دوران مولانا شفیق الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی عزیز اور دوست مولانا محمد یوسف نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ مسلسل 3 ماہ تک مانسہرہ سے ایبٹ آباد آ کر بلا معاوضہ آپ کی جگہ نماز جمعہ پڑھائی۔[4]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ ہری پور سینٹرل جیل میں گزرے دن ہمیشہ یاد کیا کرتے تھے اور مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کا درس حدیث کا بھی ذکر اہتمام کے ساتھ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث کے درس پر کمال کی مہارت حاصل تھی۔ ان تمام صعوبتیں اور قید و بند کے باوجود علماء کرام نے ہمیشہ کی طرح کلمہ حق کہنے سے پیچھے نہ

ہٹے۔اور کلمہ حق انتہائی حکمت عملی اور دانائی کے ساتھ کہااور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اس تحریک کے ساتھ آخری دم تک کھڑے رہے۔[5]

2۔ تحریک ختم نبوت:

ہزارہ ڈویژن میں تحریک ختم نبوت کاآغاز 1972ء میں ہوا۔اور ہزارہ کے مسلمان ذہنا مرزائیت کی سازشوں سے واقف ہو چکے تھے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مناظر مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کے دور امارت میں قادیانیوں نے کیہال ایبٹ آباد میں اپنا مرکز قائم کرنا چاہا۔تب مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء کرام نے مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کو ایبٹ آباد بلایا۔پورے شہر کا اجتماعی جمعہ ہوا اور قادیانی سازشی مرکز صفحہ ہستی سے ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔[6]

1974ء کی تحریک ختم نبوت کے وقت ہزارہ ضلع تھا چنانچہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل نو کی گئی۔[7]

سانحہ ربوہ کے بعد ہزارہ کے علماء، وکلاء طلباء اور دیگر تمام مسالک کی تمام اہم شخصیات ایک بار پھر ایک پلیٹ فارم پہ تحریک ختم نبوت کی خاطر کھڑی ہوئیں۔اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل نو کی گئی۔مولانا عبد اللطیف (سابق امیر تحفظ ختم نبوت ہزارہ ڈویژن) کو ہزارہ کے امیر کا عہدہ سونپا گیا اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔جب کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ہزارہ کے دیگر ممبران میں ہزارہ ڈویژن کے نامور علماء کرام کے علاوہ سماجی اودیگر مذہبی شخصیات بھی اس تحریک کا حصہ بنی۔اور تحریک ختم نبوت کے ساتھ ہر قسم کا تعاون بھی کیا۔اس روز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ہزارہ کی طرف سے 11 جون 1974ء کو ایک زبردست احتجاجی ختم نبوت کانفرنس جناح باغ ایبٹ آباد میں منعقد کی گئی۔ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے لئے ضلع ہزارہ کے امیر مولانا عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ (سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہزارہ ڈویژن)اور ناظم اعلیٰ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے دن رات محنت کی۔ضلع ہزارہ کے ہر گاؤں اور بستی تک اس کانفرس کا پیغام پہنچایا۔اور 11 جون 1974ء کو ضلعی قائدین کی دن رات محنت و مشقت سے لوگوں کا جم غفیر جناح باغ میں جمع ہوا۔ضلع ہزارہ کے مضافات سے بھی لوگ قافلوں کی صورت میں آرہے تھے۔لوگ جناح باغ سے باہر سڑکوں تک پھیلے ہوئے تھے۔تا حد نگاہ مجمع، ضلع بھر کے جید علماء سٹیج پر بیٹھے تھے۔امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت اس پروگرام کاآغاز کیا گیا۔مولانا عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کے علاوہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے اور ہزارہ ڈویژن کے علماء کرام نے بھی پرجوش انداز میں تقریریں کیں۔مجلس تحفظ ختم نبوت کا مؤقف بڑا واضح اور آئینی راہ اختیار کئے ہوئے تھا کہ:

1۔مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

2۔ربوہ (چنیوٹ) کی بقیہ زمین میں مسلمانوں کوآباد کیا جائے اور وہاں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دئے جائیں۔

3۔مرزائیوں کو فوج سمیت تمام بڑے عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

اس کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے بہت سازشیں بھی کی گئی اور ہر طرف سے اس کانفرنس کے شرکاء کو ہراساں کیا گیا۔لیکن یہ کانفرنس مولانا عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام احسن طریقے سے

پایہ تکمیل کو پہنچا۔اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امراء نے اپنا پیغام حکومت وقت کی طرف انتہائی حکمت عملی کے ساتھ پہنچایا۔اس کانفرنس کے انعقاد سے قادیانیت کے اندر خوف کا سماں پیدا ہو گیا اور قادیانی مسلمانوں کے ڈر سے محفوظ مقامات کی طرف نقل مکانی کرنے لگے۔

جب قادیانیوں نے ایبٹ آباد کے ایک چھوٹے سے قصبہ کریم پورہ میں دار المطالعہ کے قیام کا سوچا تو ایک جلوس کی صورت میں لوگ مولانا شفیق الرحمٰن کی صدارت میں اس علاقے میں پہنچے جہاں پر اس دار المطالعہ کے ساتھ مسجد ضرار والا معاملہ کیا گیا۔اس دارالمطالعہ سے مرزائیوں کی کتابیں جن میں تذکرہ،حقیقۃالوحی،تاریخ احمدیت،مرزا بشیر الدین محمود کا کیا ہوا قرآن کا ترجمہ تھا ان کو جلا دیا گیا اور بعض جلے ہوئے نسخے محفوظ بھی کئے گئے جو کہ بعد میں مولانا شفیق الرحمٰن قریشی کے پاس محفوظ تھے۔ان نسخوں میں تذکرہ کی جلد اور چند اوراق جلے ہوئے موجود تھے۔اس کے علاوہ حقیقۃالوحی میں روزنامہ مشرق کا ایک تراشہ تھا جس میں نائیجیریا میں واقع قادیانی عبادت گاہوں کی تصویریں اور کلمہ بھی لکھا ہوا تھا۔

13 جون 1974ء کو ضلع بھر میں دفعہ 144 نافذ کیا گیا۔14 جون 1974ء کو مرکزی عیدگاہ ایبٹ آباد میں مشترکہ جمعہ پڑھنے کا اعلان کر دیا گیا۔

مولانا عبد اللطیف رحمۃاللہ علیہ (سابق ڈسٹرک خطیب ضلع ایبٹ آباد) نے مرکزی عیدگاہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔نماز جمعہ کے بعد مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ اور مولانا عبد اللطیف رحمۃاللہ علیہ کے زیر صدارت جلوس کا پروگرام تھا۔ 11 جنوری 1974 کے جلوس اور ہنگامہ آرائی کی خبر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو ہو چکی تھی اس لئے مرکز سے یہ ہدایت جاری کی گئی کہ آج جلوس وغیرہ نہ نکالا جائے لیکن لوگوں کے جذبات اس سے یکسر مختلف تھے۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ نے نماز جمعہ کے بعد خطاب کرنا تھا۔آپ رحمۃاللہ علیہ فرماتے تھے کہ وہ لمحات میرے لئے بڑے مشکل تھے۔کیونکہ تاحد نگاہ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا مجمع میرے سامنے تھا۔اخ شیر کی شہادت اور دوسرے زخمی ساتھیوں کا دکھ ان کے سینوں میں اب بھی موجود تھا۔ایسے میں جلوس نہ ہونے کا اعلان کافی دشوار تھا۔بہر حال،بڑی تمہید کے بعد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی انتظامیہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ آج جلوس نہیں نکالا جائے گا۔جلوس ہر حال میں نکلنا تھا۔مگر اس اعلان کا نقصان یہ ہوا کہ پولیس کی طرف سے احتجاج کرنے والوں پر لاٹھی چارج کی گئی۔عوام الناس کی کثیر تعداد مرکزی عیدگاہ ایبٹ آباد سے دفعہ 144 کو توڑتا ہوا شاہراہ ریشم پر نکلا۔پولیس کی بھاری نفری موقع پر موجود تھی۔اس روز پولیس کی طرف سے ایسی لاٹھی چارج ہوئی اور آنسو گیس پھینکی گئی کہ ایبٹ آباد کی سڑکیں اور بازار میدان کربلا کی تصویر پیش کر رہی تھی۔گھروں میں بوڑھے،خواتین اور معصوم بچے بھی اس زہریلی گیس سے محفوظ نہ رہ سکے۔14 جون کے کم ہی لوگ ایسے ہوں گے کہ جن کے بدن پر پولیس کی لاٹھیوں کے نشانات نہ پڑے ہوں۔اور بعض شرکاء انہی زخموں کے ساتھ اپنے خالق حقیقی سے ملے۔

ہنگامہ آرائی، جلوس، پتھراؤ،آتش زنی اور صرف نعرہ بازی نہ ہی مجلس عمل کا اصولی طریقہ تھا بلکہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے علماء کرام، طلباء اور مقررین نے پرامن احتجاج کرنے کی ہدایات دیں اور لوگوں کو تیار کیا۔اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اصولی مؤقف، پالیسی اور صحیح سمت میں کام کرنے کا انداز سکھایا اور سمجھایا۔

اب ہر روز،ہر مسجد،ہر محلّہ اور ہر پروگرام میں ہر نماز کے ختم نبوت کا جلسہ ہونے لگا۔اور لوگوں نے بھی ان

پروگراموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔

دور دراز کے مضافات تک مجلس عمل کے رضا کار اس سلسے میں جانے لگے اور رد مرزائیت اور عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت پر علماء کرام نے زبردست تقریریں بھی کی۔21 جون کو ہری پور میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔24 جون بعد از عشاء ایبٹ آباد میں نواں شہر محلّہ خلیل زئی کی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔اس مسئلہ میں بلا تفریق مسلک لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔اس کانفرنس میں مولانا شفیق الرحمان قریشی رحمۃاللہ علیہ اور مولانا سعید الرحمان قریشی نے ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا جبکہ اس کانفرنس کی صدارت مولانا قاضی محمد نواز خان جدون رحمۃاللہ علیہ (فاضل دیوبند) نے کی تھی۔

اس کانفرنس کے بعد 26 جون کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ہزارہ کے 16 اراکین کا ایک وفد جن میں مولانا عبد اللطیف رحمۃاللہ علیہ (سابق امیر ختم نبوت ضلع ہزارہ)، مولانا شفیق الرحمان قریشی رحمۃاللہ علیہ، مولانا قاضی محمد نواز خان جدون رحمۃاللہ علیہ کے علاوہ ہریپور اور مانسہرہ کے نامور علماء بھی شامل تھے۔یہ وفد اسلام آباد میں ممبران قومی اسمبلی سے ملنے گئے۔

وفد نے اس روز جن ممبران سے ملاقات کی ان میں مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃاللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃاللہ علیہ، نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ ولی خان رحمۃاللہ علیہ اور مانسہرہ کے نومنتخب ممبر قومی اسمبلی حنیف خان شامل تھے۔

وفد کے اراکین کے مطابق ولی خان نے سب سے زیادہ مثبت اور تقویت دینے والا جواب دیا۔انہوں نے کہا کہ ہم تو علماء کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے ہیں۔علماء کرام جو کہیں گے ہم ان کی اقتداء کرتے ہوئے ان کی مکمل تائید کریں گے۔

16 جولائی 1974ء کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں ایک زبردست ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں ملک پاکستان کے ممتاز علماء کرام نے شرکت کی۔اس کانفرنس میں مفتی محمود رحمۃاللہ علیہ، مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃاللہ علیہ اور سماجی شخصیات نے ایمان افروز خطابات کیئے۔مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃاللہ علیہ جو اس وقت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے اور ملک بھر میں تحریک کی قیادت بھی کر رہے تھے، بڑے نرم اور میٹھے انداز میں خطاب کیا۔

پھر اس کے بعد مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ اور مولانا عبد اللطیف رحمۃاللہ علیہ نے 19 جولائی 1974ء کو ایبٹ آباد میں ختم نبوت کانفرنس کروائی۔اس پروگرام میں علماء کرام نے رد قادیانیت پر پرجوش تقاریر کی۔یہ کانفرنس جمعہ سے پہلے شروع ہوئی اور بعد از نماز جمعہ اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔

2 اگست 1974ء کو مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃاللہ علیہ (سابق امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر ایبٹ آباد تشریف لائے۔اس پروگرام میں ضلع ہزارہ کے صدر مولانا عبد اللطیف رحمۃاللہ علیہ اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ نے بھی تقریر کی۔اس پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃاللہ علیہ تھے۔جنہوں نے نماز جمعہ کے دوران مرزائیت پر مدلل بیان کیا۔اور نماز جمعہ بھی مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃاللہ علیہ نے ہی پڑھائی۔

اس پروگرام کے بعد مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃاللہ علیہ نے ضلع ہزارہ کے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور مختلف پروگرا

موں میں شرکت کے ساتھ ساتھ رد مرزائیت پر بیانات بھی کئے۔

6 اگست 1974ء کو مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ بٹگرام پہنچے وہاں بھی عقیدہ ختم نبوت پر تقاریر ہوئی۔آپ کے ساتھ اس سفر میں مولانا عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔

ضلع ہزارہ میں تحریک ختم نبوت پر امن طور پر جاری تھی اور جاری رہی۔ان تمام جلسوں اور جلوسوں میں لوگوں نے دل کھول کر چندہ دیا اور تحریک ختم نبوت کے ساتھ جسمانی تعاون کو بھی مکمل طور پر یقینی بنایا۔[8]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو ستمبر 1968ء کو ہزارہ ڈویژن کے علاقے شنکیاری کے قریب ایک تقریر پر گرفتار کرکے مانسہرہ جیل بھیج دیا گیا۔ پھر مانسہرہ جیل سے ایبٹ آباد جیل منتقل کر دئے گئے۔ان دنوں مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی اسی جیل میں موجود تھے۔ایبٹ آباد جیل میں مسلسل آٹھ دن تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا غلام غوث ہزا روی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت حاصل رہی۔ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مولانا غلام غوث ہزا روی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے جیل میں آتے ہوئے دیکھا اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مولانا آ گئے۔اس بات کی چاشنی آج تک رہی اور اس وقت جیل کی شدت اور مشقتیں بالکل محسوس نہ ہوئی۔اور اکثر اوقات مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سا تھ گزرے لمحہ یاد کیا کرتے تھے۔نوائے وقت 28 ستمبر 1968ء کی اخبار میں اس بات کا مطالبہ عوام کی طرف سے کیا گیا کہ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو رہا کیا جائے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ تو پہلے رہا ہو گئے اور اس کے بعد 31 اکتوبر 1968ء کو مولانا شفیق الرحمٰن کو رہا کیا گیا۔ جس کی خبر 31 اکتوبر 1968ء کی نوائے وقت میں موجود ہے۔ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے 31 دن اسیری میں گزارے۔[9]

7 ستمبر 1974ء کا دن ہزارہ کی سرزمین میں ختم نبوت کے مجاہدین کے مقدس خون کے مہکنے کا دن تھا۔شاخوں پر کلیوں کے کھلنے کا دن تھا۔ سرزمین ہزارہ سے پھر ایک وفد مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت علماء کرام کے وفد نے قومی اسمبلی کے باہر سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے ساتھ ملاقات کرکے تحریک ختم نبوت کے مسئلہ میں اپنے مطالبات پیش کئے۔ جن مطالبات پر ذوالفقار علی بھٹو نے حامی بھری۔اور 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو باقاعدہ طور پہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔[10]

1986ء میں ضلع ایبٹ آباد میں باقاعدہ طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔عالمی مجلس کے ضلعی امیر مولانا حبیب الرحمٰن لودھی رحمۃ اللہ علیہ پہلے امیر منتخب ہوئے ان کی وفات کے بعد مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو متفقہ طور پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے علمائے کرام اور کارکنوں کا نمائندہ اجلاس ہوا 9 مارچ 1997ء کو کچہری مسجد ایبٹ آباد میں ہوا جس میں متفقہ طور پر مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو نیا ضلعی امیر مقرر کیا گیا۔ میں ہوا مقرر کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیس برس سے زائد عرصہ ضلعی امیر رہے۔ان کے عہد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جتنی کامیا بیاں حاصل کی ان میں مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت اور دن رات محنت اور مشقت کا نمایاں کردار رہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہر تین سال کے بعد جب بھی ضلعی انتخابات ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلا مقابلہ ضلعی امیر منتخب کیا جاتا تھا۔آخری چند سالوں میں پے در پے بیماریوں اور انتہائی ضعف کی وجہ سے مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ دور دراز علا

قوں کے سفر کرنے کے قابل نہ تھے۔ لیکن جب بھی ضلع ایبٹ آباد میں ختم نبوت کی کانفرنس ہوتی تو لازما اس میں شریک ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ضلعی سطح پر شوریٰ کا اجلاس ہوتا تو اس کی صدارت بھی مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ خود کیا کرتے تھے۔[11]

جب مرزا طاہر کا مرس کالج منڈیاں میں واقع ایک مکان میں گرمائی ربوہ لگایا کرتا تھا۔ اور یہاں پر اس مکان میں مرزا طاہر گرمیوں میں آکر ہر سال باقاعدگی سے کچھ ماہ قیام کرتا تھا اور لوگوں میں قادیانیت کی تبلیغ بھی کیا کرتا تھا۔ اس وقت مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ ضلع ایبٹ آباد کے ضلعی امیر تھے۔ چنانچہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ اور ختم نبوت کے مستعد کارکنان نے مرزا طاہر کے مکان کو آگ لگائی جس کی وجہ سے ہزارہ بھر میں ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس بات کی اطلاع جب حکومت وقت کو پہنچی تو اس وقت کے صوبہ سرحد کے گورنر ارباب سکندر خان نے اپنے خصوصی اختیارات استعمال کرتے ہوئے اس زمین کو سرکاری تحویل میں لے لیا اور اس جگہ جہاں مرزا طاہر گرمائی ربوہ قائم کیا کرتا تھا وہاں کامرس کالج منڈیاں کا قیام عمل میں لایا۔ اب اس جگہ کامرس کالج منڈیاں قائم ہے۔

یہ سب مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی دن رات محنتوں کا نتیجہ تھا کہ ضلع ایبٹ آباد سے مکمل طور پر قادیانیت کے مراکز ختم ہو گئے اور لوگوں کو صحیح معنوں میں دینی شعور ملا۔[12]

3۔ جمعیت اشاعت التوحید والسنہ:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سرپرستی میں جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کی تنظیم کا قیام ضلع ایبٹ آباد کی سطح پر سب سے پہلے کیا اور اس کے لئے علاقے بھر کے نوجوانوں کو بھی منظم کیا اور جاوید اختر (امیر جماعت اسلامی ضلع ایبٹ آباد) کو ضلعی سیکٹری نامزد کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت اور محبت اس قدر عام تھی کہ ان کے حلقہ احباب میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا۔

مولانا مرحوم کی انہیں قربانیوں، دین کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت اور علم دین کو پھلانے کی دلچسپی نے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ڈسٹرکٹ خطابت کی اہم ذمہ داری تک پہنچایا اور وہاں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو توحید کا درس پھلانے کا خوب موقع ملا اور درس قرآن پاک کے پروگرامات میں ان سب مواقع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور کام کیا اور مسجد کے مضافات میں واقع تاجروں کے عقائد کو بھی درست کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اختلافی مسائل و معاملات کو ہمیشہ انتہائی تدبر اور حکمت کے ساتھ حل کیا کرتے تھے۔[13]

مبحثِ دوم: سیاسی خدمات

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور تبلیغ کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میدان سیاست میں قدم رکھا اور جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے بھرپور تحریکی زندگی گزاری اور تمام دینی اور سیاسی تحریکوں میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا۔[14]

1۔ جمعیت علمائے اسلام (ف) پاکستان:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے کیا۔ پہلے

پہل مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی جمیعت علمائے اسلام سے وابستہ رہے۔جب 1991ء میں دونوں جمیعتوں کا اتحاد ہوا اور مولانا فضل الرحمٰن کو جمیعت علمائے اسلام کی قیادت سونپی گئی تو مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن کا ساتھ دیا اور تادم مرگ جمیعت علمائے اسلام (ف) کے وفادار رہے۔[15]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) شروع سے ہی جمیعت علمائے اسلام کے ساتھ وابستہ رہے۔اور جے۔یو۔آئی ہزارہ کے سرگرم رکن کی حیثیت سے ہزارہ بھر میں کام کرتے رہے۔ تمام تحریکات میں قائدانہ کردار ادا کیا اور کئی دفعہ گرفتار ہو کر قید و بند کی صعوبتیں کی بھی برداشت کیں۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایبٹ آباد کی ڈسٹرکٹ خطابت کے فرائض سونپے گئے تو اس وقت مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے ضلعی امیر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جمیعت علمائے اسلام (ف) کے باقاعدہ طور پر امارت بھی سونپی گئی۔جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے احسن طریقے سے چلایا۔

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ قائد جمیعت مولانا فضل الرحمٰن کے دست راست اور جمیعت علمائے اسلام (ف) کی پالیسیوں پر غیر متزلزل یقین کے ساتھ گامزن رہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ دینی معاملات میں کسی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔حق بات کا اظہار اپنا ایمانی فریضہ سمجھتے تھے۔[16]

جب مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے ایبٹ آباد میں قادیانیت کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مناظر مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کو ایبٹ آباد آنے کی دعوت دی۔پورے شہر میں اجتماع جمعہ میں مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے رد قادیانیت کے بارے میں بھرپور انداز میں بیان کیا جس کی وجہ سے قادیانیت کا ایبٹ آباد میں مکمل طور پہ قلع قمع ہوا۔اس وقت مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ جمیعت علمائے اسلام کے سرگرم رکن کی حیثیت سے بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔تب مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے وزیر اعلیٰ تھے۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، مذہبی اور سیاسی قائدانہ صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو جمیعت علمائے اسلام (ف) کی مرکزی شوریٰ میں بھی شامل کیا۔[17]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو جمیعت علمائے اسلام (ف) کی مرکزی شوریٰ میں 1990ء میں شامل کیا گیا۔اور اس کے بعد 1990ء سے لیکر 1995ء تک آپ رحمۃ اللہ علیہ باقاعدہ رکن کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں بھی باقاعدگی کے ساتھ شرکت کیا کرتے تھے۔اور ہزارہ ڈویژن کی طرف سے جمیعت علمائے اسلام (ف) کی مجلس شوریٰ میں نمائندگی بھی کیا کرتے تھے۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ 2001ء سے لیکر 2006ء تک متحدہ مجلس عمل ضلع ایبٹ آباد کے صدر بھی رہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کو جمیعت علمائے اسلام (ف) کی مرکزی شوریٰ میں کافی اہمیت حاصل تھی۔اور جمیعت علمائے اسلام کے قائدین بھی مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جمیعت علمائے اسلام (ف) کے ساتھ تعلق آخری دم تک اسی طرح قائم و دائم رہا۔اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرتے دم تک جمیعت علمائے اسلام کے لئے دن رات محنت اور کوششیں بھی کی۔[18]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے 1990ء سے 2016ء تک عرصہ 26 سال جمیعت علمائے اسلام ضلع ایبٹ آباد کے امیر رہے۔ تاہم آخری عمر میں علالت اور زیادہ ضعف کی وجہ سے امارت کے فرائض سرانجام نہ دے سکے۔ البتہ پھر بھی جمیعت علمائے اسلام کے پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت کرتے رہے۔

اپریل 2016ء میں قاری محبوب الرحمٰن قریشی کو جمیعت علمائے اسلام (ف) ضلع ایبٹ آباد کا نیا امیر منتخب کیا گیا اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کو سرپرست اعلیٰ کے فرائض سونپے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیماری کے باوجود بھی جمیعت علمائے اسلام (ف) ضلع ایبٹ آباد کے مختلف پروگرامز اور کانفرنس میں بلاناغہ شرکت کیا کرتے تھے اور جمیعت علمائے اسلام کی سرپرستی تادم حیات کرتے رہے۔[19]

مبحثِ سوم: اصلاحی خدمات

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے عوام الناس کے عقیدے کی اصلاح کے لئے بہت کوششیں کیں اور درس قرآن اور اصلاحی بیانات اور دعوت و تبلیغ کے ذریعے بھی لوگوں کے عقائد اور اعمال کی درستگی پر بہت زور دیا اور عام زندگی زندگی میں لوگوں کے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے دارالافتاء کا قیام بھی کیا، جس سے کافی حد تک لوگوں نے استفادہ بھی کیا۔

اصلاحی بیانات و دروس:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ جب اگست 1958ء میں مسجد رحمانیہ کیہال ایبٹ آباد کے خطیب مقرر ہوئے تو مسجد ہٰذا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امامت اور خطابت کے ساتھ اصلاحی بیانات کا بھی اہتمام کیا جن سے کیہال کی عوام نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اس مسجد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس قرآن کی کلاسز کا بھی آغاز کیا، جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معاشرے میں پھیلی ہوئی بدعات وخرافات کے خلاف خوب آواز اٹھائی اور اس مسجد میں آنے سے پہلے ہی مسجد کی انتظامیہ کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات متفقہ طور پر طے ہو گئی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حق بات بالکل صریح اور واضح انداز میں کہنے کا بھرپور حق حاصل ہے۔ اس بات سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ درس قرآن میں حق بات کہتے تھے۔ اور بعد ازاں مسجد کی انتظامیہ سے نظریاتی اختلاف کی بناء پر تحریک نظام مصطفٰی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جامع مسجد رحمانیہ کیہال سے بھی مستعفی ہونا پڑا لیکن پھر بھی حق بات کہنے سے کبھی پیچھے نہ ہٹے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک کے مہینے میں ختم قرآن کے موقع پر اصلاحی بیانات کا اہتمام کیا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رمضان المبارک کا مکمل شیڈول مقامی اخباروں میں بھی آتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں میں دن میں بعض اوقات پانچ پانچ مساجد میں بیان کیا کرتے تھے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے اصلاح عقیدہ، توحید، اور رمضان المبارک کے فضائل ومناقب پر بیان کرتے تھے اور بلا جھجک حق بات کہنے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے تھے۔

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ انوارلاسلام کا قیام کیا تو اس جامعہ کے قیام سے لوگوں کو کافی فائدہ ہوا اور لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ ادارہ میں آکر اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح دین اسلام کی روشنی میں کیا کرتے تھے۔ گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد کے پڑوس میں ہونے کی وجہ سے کالج کے طلباء اور اساتذہ نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دروس

اور اصلاحی بیانات سے بھرپور فائدہ اٹھایا جس میں کالج کے طلباء نے اپنی اصلاح عقیدہ کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑی اور عصری تعلیم کے ساتھ دینی شعور بھی آپ رحمۃاللہ علیہ کے دروس اور اصلاحی بیانات سے حاصل کیا اس عرصہ میں آپ رحمۃاللہ علیہ سے کافی شاگردوں نے دینی تعلیم حاصل کیں اور ملک اور بیرون ملک میں اپنے فرائض بااحسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

جب آپ رحمۃاللہ علیہ کو ایبٹ آباد کی مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد کا ڈسٹرکٹ خطیب مقرر کیا گیا تو آپ رحمۃاللہ علیہ نے امامت اور خطابت کے ساتھ مرکزی جامع مسجد میں جمعہ کے بیان میں لوگوں میں جاری بدعات اور خرافات کے خلاف قرآن وسنت کی روشنی میں بھرپور آواز اٹھائی۔جب آپ رحمۃاللہ علیہ نے مرکزی جامع مسجد میں پہلا جمعہ پڑھایا تو اس وقت مرکزی جامع مسجد میں لوگوں کی بہت کم تعداد نے آپ رحمۃاللہ علیہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔بعدازاں آپ رحمۃاللہ علیہ نے جمعہ کے بیانات میں یہ سلسلہ پے در پے جاری رکھا جس کی وجہ سے ضلع ایبٹ آباد کی عوام کا جم غفیر آپ رحمۃاللہ علیہ کا بیان سننے کے لئے آنے لگا اور مسجد میں لوگوں کی کثرت تعداد کی وجہ سے مسجد کی تعمیر کے بارے میں تجاویز سامنے آنے لگی مگر بعض احباب نے مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد کی مزید توسیع سے منع کیا لیکن آپ رحمۃاللہ علیہ نے حکمت اور دانائی کے ساتھ سب احباب کو ایک فیصلہ پر اکٹھا کر کے مرکزی جامع مسجد کی تعمیر و توسیع کے لئے ایبٹ آباد کے بازاروں میں چندہ کی اپیل کی، جس میں لوگوں نے دل کھول کے چندہ دیا اور مرکزی جامع مسجد کی توسیع بھی آپ رحمۃاللہ علیہ کے ہاتھوں ہوئی، جس کو ہزارہ ڈویژن میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں قیام کے دوران آپ رحمۃاللہ علیہ نے مسجد ہذا میں دارلافتاء کا قیام بھی عمل میں لایا، جس سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ آکر تعلیم حاصل کیا کرتے تھے اور اپنے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے دارلافتاء آتے تھے اور آپ رحمۃاللہ علیہ ان لوگوں کی رہنمائی اسلامی دلائل کی روشنی میں کیا کرتے تھے۔

آپ رحمۃاللہ علیہ کے دور خطابت میں ملک پاکستان کے نامور علماء اور مشائخ آپ رحمۃاللہ علیہ کی دعوت خاص پر ایبٹ آباد تشریف لائے اور آپ رحمۃاللہ علیہ نے ان علماء اور مشائخ کے بیانات بھی بغیر کسی نظریاتی و علمی اختلاف کے ایک ہی اسٹیج پر کروائے جن میں مشہور بیان مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ کا ہے جب عوام مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ کا نام سننا بھی گوارانہ کرتی تھی لیکن آپ رحمۃاللہ علیہ کی کوششوں سے مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ نے عقیدہ توحید کے مسئلہ پر بھرپور انداز میں بیان کیا اور ان کے بیان کے بعد لوگ مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ کے گرویدہ ہو گئے یہ سب آپ رحمۃاللہ علیہ کی کوششوں سے ہی ممکن ہوا۔

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) بلند پایہ عالم دین ہونے کے ساتھ مایہ ناز خطیب، سیاسی اور سماجی رہنما بھی تھے۔علاقے بھر میں قرآن وسنت کی اشاعت کی خاطر آپ رحمۃاللہ علیہ کی خدمات سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔اس چیز نے آپ رحمۃاللہ علیہ کو ضلع بھر میں قابل احترام شخصیت بنا دیا تھا۔قرآن فہمی کے ملکہ سے بھی اللہ نے آپ رحمۃاللہ علیہ کو نوازا تھا۔یہ سب مولانا احمد علی لاہوری رحمۃاللہ علیہ اور مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ کی صحبت کا اثر تھا۔

جب آپ رحمۃاللہ علیہ ایک مرتبہ مانسہرہ ایک جلسہ میں تقریر کے لئے تشریف لے گئے تو اس وقت آپ رحمۃاللہ علیہ

کو اسٹیج پر بلانے سے پہلے اسٹیج پر موجود ایک عالم دین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خطیب ہزارہ کے لقب سے پکارا جس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ عوام الناس میں اس لقب سے کافی مشہور ہوئے۔مانسہرہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر بھرپور انداز میں مسئلہ توحید اور ختم نبوت کے مسئلہ پر تقریر کیں اور اس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار بھی کیا گیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیانات میں زیادہ تر عقیدہ توحید کے مسئلہ پر زیادہ زور دیتے تھے اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ خاندان میں وہابی اور توحیدی کی صفت سے مشہور تھے۔

ان اصلاحی کوششوں کے ساتھ ساتھ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے ضلع ایبٹ آباد میں ردمرزائیت پر بھی بھرپور انداز میں کام کیا، جس کی تفصیل تحریک ختم نبوت میں ذکر کی گئی ہے۔

مستورات کے لئے دینی تعلیم کا اہتمام:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے ضلع ایبٹ آباد میں دینی ادارے کا قیام عمل میں لایا جو کہ ضلع ایبٹ آباد کے عوام الناس کے لئے کسی بھی نعمت عظیمہ سے کم نہ تھی۔یہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کوششو ں کا نتیجہ تھا کہ بچیوں کو دینی تعلیم کے حصول میں کوئی دقت محسوس نہ ہوئی۔اس کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مستورات کے لئے مدرسہ انوارلاسلام للبنات میں اصلاحی بیانات اور درس قرآن کی کلاسز کا بھی اجراء کیا، جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ خوا تین کو ان کے گھر کے معاملات کے بارے میں شریعت اسلامی کی روشنی میں رہنمائی فرماتے تھے اور خواتین بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی دروس سے بھرپور رہنمائی لیتی تھی۔

مجلس ذکر:

اصلاح باطن کی خاطر مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے مکی مسجد میں قیام کے دوران مجلس ذکر کا بھی اہتمام کیا۔جب آپؒ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے تو ایبٹ آباد آنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عوام الناس اور مدرسہ کے طلباء کی اصلاح باطن کے لئے جامع مسجد مکی کیہال ایبٹ آباد میں بروز جمعرات مجلس ذکر کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے، جس میں لوگوں کی کثیر تعداد شرکت کیا کرتی تھی۔بعض اوقات جب بھی مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ ایبٹ آباد آتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی جامع مسجد مکی کیہال میں مجلس ذکر کا اہتمام کرواتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد میاں محمد اجمل قادری جب ایبٹ آباد آئے تو آپ نے بھی مکی مسجد میں مجلس ذکر کروائی اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی اعزازی طور پہ دستار بندی بھی کی گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت بھی دی۔

اس کے بعد مجلس ذکر کا یہ سلسلہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کی بیماری کی وجہ سے زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکا لیکن اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں میں اصلاحی بیانات اور دروس کا اہتمام آخری عمر تک جاری رکھا۔[20] حتیٰ کہ وفات سے چند ماہ قبل رمضان المبارک کی ختم قرآن پاک کی تقریب میں بڑی مشکل سے مختصر خطاب کیا اس خطاب میں امت کا درد واضح تھا۔ان کا موضوع بھی تعلیم القرآن ہی تھا اور آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنے بیان میں حاضرین کو قرآن پاک کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کی اور اہل مدارس سے بھی اس بات کی درخواست کی کہ قرآن پاک کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا محور اور مرکز قرآن پاک کی تعلیم کو عام کرنا

اور اس کے ساتھ مسلمانوں کو اپنا عقیدہ توحید مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلاتا تھا۔[21]

نتائج بحث:

سطور بالا میں ذکر کردہ بحث سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

- مولانا شفیق الرحمٰن قریشیؒ نے تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس کے نتیجے میں آپ کو نہ صرف مسجد کی امامت سے برخاست ہونا پڑا بلکہ آپ کو دو ماہ سے زیادہ عرصہ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔
- ایامِ اسارت میں مولانا شفیق الرحمٰن قریشیؒ کو مفتی محمودؒ کے درسِ ہدایہ اور درسِ مشکوٰۃ میں شرکت کا موقع ملا، یوں آپ کا نام بھی مفتی محمودؒ کے تلامذہ کی صف میں شامل ہو گیا۔
- تحریکِ ختمِ نبوت کے دوران ایبٹ آباد میں قادیانی مرکز کے قیام کی کوششوں کو ناکام بنانے میں آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا اور امیر تحریک ختم نبوت مولانا لال حسین اخترؒ آپ کی خصوصی دعوت پر ایبٹ آباد تشریف لائے اور خطبۂ جمعہ میں ایبٹ آباد کے عوام کی اس طرح ذہن سازی کی کہ آج تک اس شہر میں قادیانی اپنا مرکز قائم نہیں کر سکے۔ (الحمد للہ)
- قادیانیت کا ایک اہم تبلیغی مرکز منڈیاں کے مقام پر واقع تھا جہاں مرزا طاہر ہر سال کچھ ماہ قیام کرتا تھا، مولانا شفیق الرحمٰنؒ کی قیادت میں ضلعی کارکنان نے اس مکان کا گھیراؤ کیا اور مکان کو خاکستر کر دیا جس پر حکومتِ وقت نے اس جگہ کو اپنی تحویل میں لے لیا اور بعد ازاں وہاں پر "کامرس کالج" کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- جمیعت علمائے اسلام کو ضلع ایبٹ آباد میں فعال کرنے اور اس کی رکنیت سازی کے لئے اقدامات کرنے پر آپ کو جمیعت کی مرکزی قیادت کی طرف سے خوب سراہا گیا۔
- مولانا شفیق الرحمٰن قریشیؒ نے اپنے ادارے میں دارالافتاء قائم کیا تھا جس میں لوگوں کو پیش آنے والے مسائل کے شرعی حل سے آگاہ کیا جاتا تھا اور یہ دارالافتاء اب بھی فعال ہے اور ایبٹ آباد کے قدیم دارالافتاؤں میں سے ایک ہے۔
- آپ کے اصلاحی دروس سے استفادہ کرنے والوں میں عامۃ الناس کے علاوہ آپ کے قائم کردہ مدرسہ کے طلبہ اور گورنمنٹ ڈگری کالج ایبٹ آباد کے نوجوان طلبہ بھی شامل ہیں۔
- آپ کی دینی خدمات کا ایک اہم پہلو خواتین کے لئے دینی ادارے کا قیام ہے جہاں خواتین کو دینی تعلیم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ان کے گھریلو معاملات کے بارے میں شرعی رہنمائی بھی فراہم کی جاتی تھی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1]۔اعجاز احمد، مولانا شفیق الرحمان۔۔۔۔عہد ساز شخصیت، روز نامہ سرحد نیوز، ایبٹ آباد، 13 جنوری بروز ہفتہ 2018ء
I'jāz Aḥmed, Mowlānā Shafīq al-Raḥmān, 'had Sāz Shakhṣiyat, (Daily Sarḥad News, Abbottabad, 13-Jan, 2018a.c, on Saturday)

[2]۔حافظ مومن خان عثمانی، خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن رحمہ اللہ حیات و خدمات، روز نامہ محاسب، ایبٹ آباد، 13 جنوری 2018ء
Ḥāfiẓ Mūmin Khān 'thmānī, Khaṭīb Hazāra Ḥaḍrat Mowlānā Shafīq al-Raḥmā Ḥaīat wa Khidmāt, (Daily Muḥāsib, Abbottabad, 13-Jan-2018a.c)

[3]۔انٹرویو: مولانا عبدالحمید قریشی، (شاگرد خاص و داماد مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ) خطیب جامع مسجد قباء ڈی۔ایچ کیو ہسپتال ایبٹ آباد، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، کمرہ خطیب، 11:40 a.m، 13 دسمبر بروز جمعرات 2018ء
Interview, Mowlāna 'bd al-Ḥamīd Quraishī, Khaṭīb Jām' Masjid Qubā,, D.H.Q, Abbottabād, in same mosque at 11:40 a.m, on 13-Dec-2018 a.c)

[4]۔مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، تذکرہ محمد طیب شہید، مانسہرہ: مکتبہ انوار مدینہ، 2001ء، ص 20
Mowlānā Qāḍī Muḥammad Isrā,īl Garangī, Tazkirat Muḥammad Ṭayab Shahīd, Mānsehra, Maktabat Anwār Madīnat, 2001a.c, p:20

[5]۔انٹرویو: مولانا فیض رسول، خطیب سیٹھی مسجد سپلائی روڈ ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، کمرہ خطیب سیٹھی مسجد سپلائی روڈ ایبٹ آباد، 10 pm، 12:20، 12 دسمبر بروز پیر 2018ء
Interview, Mowlāna Faiḍ Rasūl, Khaṭīb Saithī Masjid Supply Road, Abbottabād, in same mosque at 12:20 a.m, on 12-Dec-2018 a.c)

[6]۔مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا شفیق الرحمٰنؒ ایبٹ آبادی کا وصال، لولاک، ملتان، جمادی الثانی 1439ھ، ص 25 تا 26
Mowlānā Allāh Wasāyā, Ḥaḍrat Mowlānā Shafīq al-Raḥmān Abbottabādī kā Wiṣāl, Lowlāk Multān, Jumādi al-Thānī, 1439a.h, pp:25-26

[7]۔اعجاز احمد، مولانا شفیق الرحمان۔۔۔۔عہد ساز شخصیت، روز نامہ سرحد نیوز ایبٹ آباد، 13 جنوری بروز ہفتہ 2018ء
I'jāz Aḥmad, Mowlānā Shafīq al-Raḥmān, Ehd Sāz Shakhṣiyat,(Daily Sarḥad News Abbottabād, 13-Jan-2018 a.c, Saturday)

[8]۔ساجد اعوان، رپورٹ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد، یکم جولائی 1992ء، مرتب وتدوین: مولانا اللہ وسایا، تحریک ختم نبوت 1974ء، ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، 1995ء، ج:3، ص 753- 765
Sājid A'wān, Report Khatm-e-Nabowat Dist Abbottabād, 01-July-1992a.c, Murattib Mowlānā Allāh Wasāyā, Taḥrīk Khatm-e-Nabowat 1974a.c, Multān, 'almī Majlis Taḥaffuḍ Khatm-e-Nobwwat, Ḥadūrī Bāgh Road 1995a.c, Vol:03, pp:753-765

[9]۔حافظ مومن خان عثمانی، خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن رحمہ اللہ حیات و خدمات، روز نامہ محاسب ایبٹ آباد، 13 جنوری 2018ء
Ḥāfiẓ Mūmin Khān 'thmānī, Khaṭīb Hazāra Ḥaḍrat Mowlānā Shafīq al-Raḥmā Ḥaīat wa Khidmāt, (Daily Muḥāsib, Abbottabad, 13-Jan-2018a.c)

[10]۔ ساجد اعوان، رپورٹ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد، یکم جولائی 1992ء، مرتب وتدوین: مولانا اللہ وسایا، تحریک ختم نبوت 1974ء، ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، 1995ء، ج:3، ص 753- 765
Sājid A'wān, Report Khatm-e-Nabowat Dist Abbottabād, 01-July-1992a.c, Murattib Mowlānā Allāh Wasāyā, Taḥrīk Khatm-e-Nabowat 1974a.c, Multān, 'almī Majlis Taḥaffuḍ Khatm-e-Nobwwat, Ḥadūrī Bāgh Road 1995a.c, Vol:03, pp:753-765

[11]۔اعجاز احمد، مولانا شفیق الرحمان۔۔۔۔عہد ساز شخصیت، روز نامہ سرحد نیوز ایبٹ آباد، 13 جنوری بروز ہفتہ 2018ء
I'jāz Aḥmed, Mowlānā Shafīq al-Raḥmān, 'had Sāz Shakhṣiyat, (Daily Sarḥad News,

Abbottabad, 13-Jan, 2018a.c, on Saturday)

12۔ انٹرویو: مولانا سعید الرحمن، شیخ الحدیث جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد، 10:27،11a.m دسمبر بروز منگل 2018ء

Interview, Mowlāna Saeīd al-Raḥmā, Sheikh al-Ḥadīth Jām'at Anwār al-Islām, Kyhāl Abbottabād, in same place at 10:27 a.m, on 10-Dec-2018 a.c)

13۔ جاوید اختر، رجسٹر تعزیتی تاثرات خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمن قریشیؒ، ص97، 14 جنوری 2018ء (غیر مطبوعہ)

Jāvaid Akhtar, Rigester Ta'zyatī Ta,thorāt Khaṭīb Hazāra Mowlānā Shafīq al-Raḥmān Qurīshī, p:97, on 14-Jan-2018a.c, (unpublished)

14۔ قاری شمس الدین شمسی، کاروان جمیعت، مانسہرہ: خیابان جمیعت پڑھنہ، فروری 2017ء، ج:2، ص:180

Qarī Shams al-Dīn Shamsī, Kārwān Jamī'at, Mānsehra, Khyābān Jamī'at Parhanat, Feb-2017a.c, Vol:02, p:180

15۔ اعجاز احمد، مولانا شفیق الرحمان۔۔۔۔ عہد ساز شخصیت، روز نامہ پائن نیوز ایبٹ آباد، 13 جنوری بروز ہفتہ 2018ء

I'jāz Aḥmed, Mowlānā Shafīq al-Raḥmān, 'had Sāz Shakhṣiyat, (Daily Sarḥad News, Abbottabad, 13-Jan, 2018a.c, on Saturday)

16۔ حافظ مومن خان عثمانی، خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمن رحمہ اللہ حیات وخدمات، روز نامہ محاسب ایبٹ آباد، 13 جنوری 2018ء

Ḥāfiẓ Mūmin Khān 'thmānī, Khaṭīb Hazāra Ḥaḍrat Mowlānā Shafīq al-Raḥmā Ḥaīat wa Khidmāt, (Daily Muḥāsib, Abbottabad, 13-Jan-2018a.c)

17۔ مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا شفیق الرحمن ایبٹ آبادیؒ کا وصال، ماہنامہ لولاک ملتان، جمادی الثانی 1439ھ، ص25

Mowlānā Allāh Wasāyā, Ḥaḍrat Mowlānā Shafīq al-Raḥmān Abbottabādī kā Wiṣāl, Lowlāk Multān, Jumādi al-Thānī, 1439a.h, p:25

18۔ قاری شمس الدین شمسی، کاروان جمیعت، ج:2، ص:180

Qārī Shams al-Dyn Shamsī, Kārwān Jamī'at, Vol:02, p:180

19۔ اعجاز احمد، مولانا شفیق الرحمان۔۔۔۔ عہد ساز شخصیت، روز نامہ پائن نیوز ایبٹ آباد، 13 جنوری بروز ہفتہ 2018ء

I'jāz Aḥmed, Mowlānā Shafīq al-Raḥmān, 'had Sāz Shakhṣiyat, (Daily Sarḥad News, Abbottabad, 13-Jan, 2018a.c, on Saturday)

20۔ انٹرویو: مولانا انیس الرحمن قریشی، (صاحبزادہ مولانا شفیق الرحمن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، دفتر ناظم اعلیٰ مدرسہ اسحاقیہ مدنیہ ایبٹ آباد، 3:45 p.m، 17 دسمبر بروز پیر 2018ء

Interview, Mowlāna Anīs al-Raḥmā, Nāẓam A'lā Madrassat Isḥāqiyat Madniyat, Abbottabād, in same place at 03:45 a.m, on 17-Dec-2018 a.c)

21۔ جاوید اختر، رجسٹر تعزیتی تاثرات خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمن قریشیؒ، ص97، 14 جنوری 2018ء (غیر مطبوعہ)

Jāvaid Akhtar, Rigester Ta'zyatī Ta,thorāt Khaṭīb Hazāra Mowlānā Shafīq al-Raḥmān Qurīshī, p:97, on 14-Jan-2018a.c, (unpublished)